



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از اذان صبح، تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کے نوافل پڑھے جاسکتے ہیں یا نہیں؟ بعض کہتے کہ اذان صبح کے بعد سوائے فجر کی سنتوں کے کوئی نفل پڑھنا جائز نہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحۃ السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

اس میں سلف کا اختلاف ہے، جیسا کہ امام ابن منذر اور دوسرے اہل علم نے لکھا ہے۔ اذان فجر کے بعد وتر پڑھ سکتا ہے۔ امام محمد بن نصر مروزی نے اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کی ہے۔ (قیام اللیل) مگر مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان کے بعد سوائے فجر کی دو سنتوں کے تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضوء اور دوسری نفل نماز جائز نہیں۔ چنانچہ تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی (ص ۳۲۱ ج ۱) میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

آن رسول اللہ ﷺ قال لا صلوة بعد الفجر الا رکعتین

”جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پوچھنے کے بعد سوائے دو سنتوں کے کوئی نفل نہیں ہے۔“

حضرت امام عبدالرحمن مبارکپوری لکھتے ہیں: قلت الرج عندی هو قول من قال بالکراہۃ لہ لان احادیث الباب علیہ صراحۃ۔ یعنی میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ طلوع فجر کے بعد سوائے دو سنتوں کے دوسری نماز مکروہ ہے کیوں کہ احادیث الباب صراحتاً اس پر دلالت کر رہی ہیں۔ حضرت حافظ عبداللہ صاحب روپڑی رحمہ اللہ نے بھی فجر کے بعد تحیۃ المسجد وغیرہ نفل نماز کو مکروہ لکھا ہے۔ (رواہ النسخۃ الاالنسانی۔ نیل الاوطار: ج ۲ ص ۶۷) رقم کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ تاہم بعض کے نزدیک پڑھ سکتا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج 1 ص 373

محدث فتویٰ